استعاذة کو کیا قرآن کی قرأت جیسا تجوید سے پڑھا جائے؟

شیخ محمد علي فرکوس الجزائري حفظه الله

شیخ محمد علي فرکوس الجزائري حفظه الله سے پوچھا گیا: استعاذة (قرأت سے پہلے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم) کو کیا ترتیل سے (قرآن کی قرآت جیسے) پڑھا جائے؟

جواب:

یہ بات معلوم ہے کہ آواز کی خوبصورتی اور ترتیل سے عبادت کرنا قرآن کریم پڑھنے کے لیے خاص ہے اس کے علاوہ کے لیے نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو) (سورة المزمل: ۴)۔ اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً (اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اُتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے) (سورة الاسراء: ۱۰۶)۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: «زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ» (قرآن کو اپنی آوازوں سے مزیّن کرو)

(أبوداود: ۱۴۶۸، النسائيّ: ۱۰۱۵، ابن ماجه: ۱۳۴۲)، اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ» (اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنا اچھی آواز سے پڑھنے پر نبی کے قرآن مجید کو سنتا ہے) (بخاری: ۷۵۴۴، مسلم: ۷۹۲)۔

یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے کہ الاستعاذةَ (أعوذ باللہ پڑھنا) قرآن پڑھنے کے شروع میں مشروع ہے، قرآت میں شیطان کے وسوسے سے بچنے کے لیے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (قرآن پڑھتے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو)(سورۃ النحل:۹۸)

ابن حزم-رحمہ اللہ کہتے ہیں-:قد صحَّ إجماعُ جميعِ قُرَّاءِ أهل الإسلام . جيلًا بعد جيلٍ . على الابتداء بالتعوُّذ مُتَّصِلًا بالقراءة قبل الأخذ في القراءة

تمام اہل اسلام قراء کا پیڑھی در پیڑھی اس بات پر اجماع ہے کہ قرآت سے پہلے تعوذ پڑھا جائے گا اس سے متصل اس سے پہلے کہ قرآت شروع کی جائے (المحلی، ج۳ ص ۲۵۰)۔

استعاذہ قرآن کریم کی آیت نہیں ہے اور ہر وہ جو قرآن میں سے نہیں ہے وہ اس کا حکم نہیں لیتی- چاہے وہ عبادت کے طور پر کیا جاے یا استدلال (دلیل لینے کے لیے) کیا جائے، ابن قدامہ رحمہ اللہ (المغني میں) کہتے ہیں: «ويُسِرُّ الاستعاذةَ في الصلاة ولا يجهر بها»، قال ابن قدامة-رحمہ اللہ-: «لا أعلم فيه خلافًا» استعاذہ کو نماز میں سرا (خاموشی سے) پڑھا جائے اور اونچی آواز سے نہیں اور میں اس میں علماء کے مابین کوئی اختلاف نہیں جانتا (المغنی ج ۱ ص ۴۷٦).

مصدر: فتاویٰ ابی عبد المعز محمد علی فرکوس الجزائری حفظہ اللہ، فتویٰ نمبر: ۱۰۳۴، الجزائر في: ۳۰ من ذي الحجّة ۱٤۳۰ھ

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد